



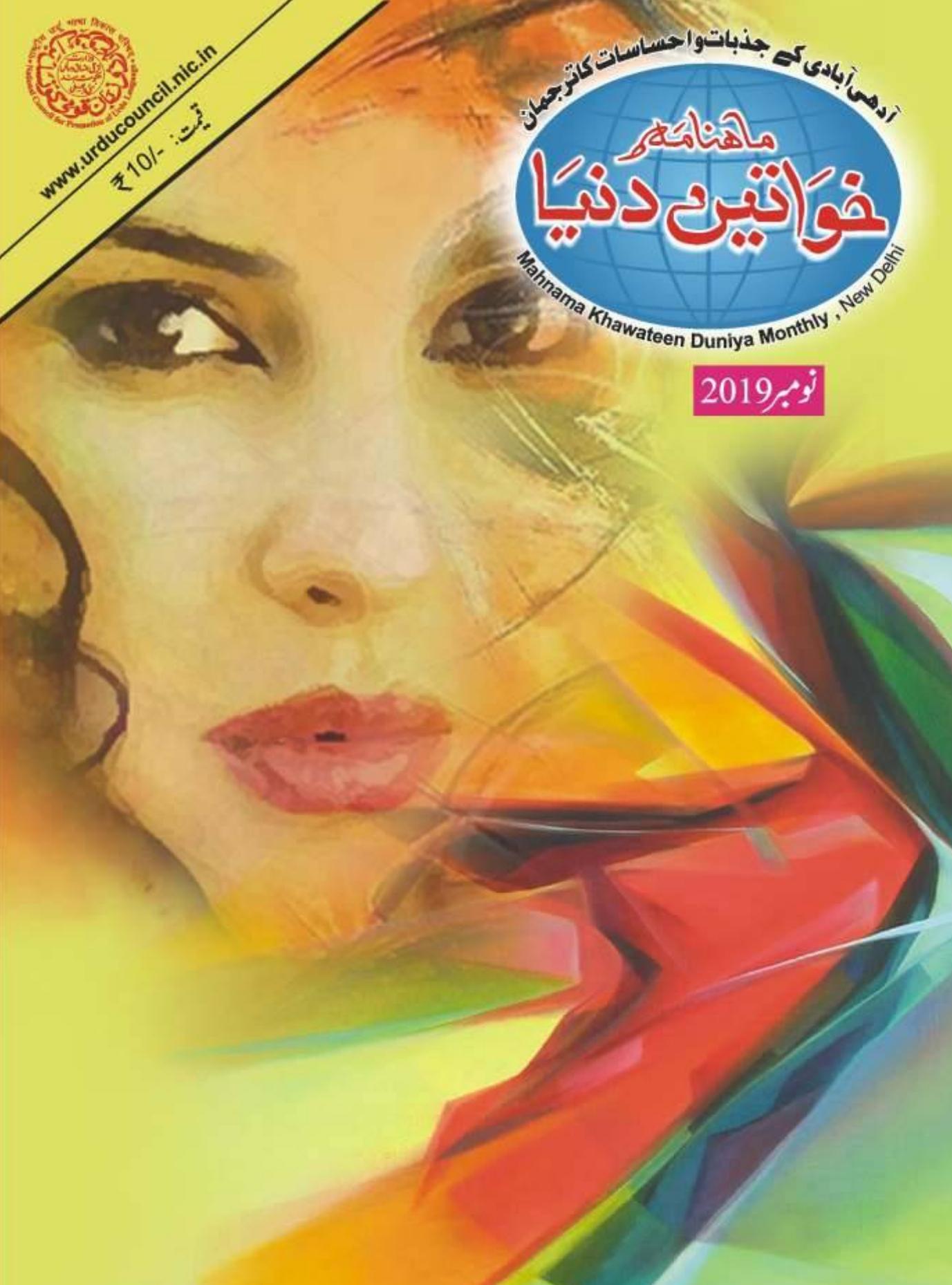
www.urducouncil.nic.in
تیکت: ₹10/-

آدمی بادی کے جذبات و احساسات کا ترجمان

ماہنامہ خواتین دنیا

Mahnama Khawateen Duniya Monthly , New Delhi

نومبر 2019



اس شمارے میں

4	مدیر	مشعل	اداریہ
		مساوات مردوں کے ظیم علبردار	فہیض
5	خوبی عبد المنظم	گرونائک دیوی	
8	حفلی القائمی	شبہم عثمانی سے اندرویو	روبرو
11		شاعرات کے منتخب اشعار	کھپت خیل
12	ڈاکٹر کامنی ورما	سول نافرمانی کی تحریک میں خواتین کارول	جهان نسوان
14	ڈاکٹر مرت جہاں	فریاد داغ اور داغ دہلوی	
18	ڈاکٹر شیخ ریحانہ بیگم	ملقاچہدا: دکن کی اویشن نسائی آواز	
24	ڈاکٹر سیدہ شیم سلطانہ	شہزادی دکن: ملکہ حیات بخشی	
27	ڈاکٹر کبھشاں عرفان	نوہر میرا گہوارہ	
32	ڈاکٹر مرت	دبلی کے خطوط کی تائیش قرات	
37	ڈاکٹر محمد طالب الطہرانی انصاری	بچوں کی تعلیمی نشوونما اور والدین کی ذمہ داریاں	
43	صرحت ششی	اماں بی	کہانیاں
45	زینت جہیں صدیقی	نیکی رنگ لاتی ہے	
49	ڈاکٹر عشرت نابیہ	ذرا اعتبار پالے	
53		شہزادہ بیگم بن، فوزیہ باب	حسن خیل
54		لذیذ پکوان	باور پی غاذہ
56	عظیم اقبال	آجودن: ضرورت اور افادت	صحت
58		آرائش و زیارت	حسن کی تاہدیت
60		مگر مگر سے	تاثرات
62		خواتین خبرنامہ	

جلد: 3 شمارہ: 11 نومبر 2019

مدیر اعلیٰ : ڈاکٹر شیخ عقل احمد

مدیرو منظم : ڈاکٹر شیخ کوثریز دانی

نائب مدیر : ڈاکٹر عبدالحی

مشیر : ڈاکٹر مسربت

ناشر اور طبع

ڈاکٹر کرنل، قومی کنسل برائے فروع اردو زبان

وزارت ترقی انسانی و مسکن، بھروسی اعلیٰ تحریم، حکومت ہند

محل: ایس نارائن ایڈسنری، بی۔ 88، اولکلانڈ شریل ایریا

نیو-یارک، نیویارکی 110020

مقام اشاعت: دفتر قومی اردو کنسل

قیمت - 10 روپے، سالانہ - 100 روپے

صفحات: Total Pages 64

■ قلم کارول کی آراء سے قومی اردو کنسل (NCPUL)

اور اس کے مدیر کا متفق ہونا ضروری نہیں

● ڈرائیور NCPUL New Delhi کے ہمراہ ارسال کریں

صدر دفتر

فروع اردو بھومن، الیف سی 9/33، انسٹی ٹیٹھنل ایریا

جسولہ، نیویارکی 110025، فون: 49539000

ٹکارشات ارسال کرتے کے لیے

ای میل: kduniya@ncpul.in

editor@ncpul.in

شبہہ فروخت

ویسٹ بلک-8، ونگ-7 آر کے پورم، نیویارکی 110066

فون: 26109746، فیکس: 26108159

ای میل: sales@ncpul.in, ncpulseunit@gmail.com

شاخ: 22-7-110، تحریک قبور، ساجدیا رجک کپلکس

بلک نمبر 5، 1-5، پٹھری، حیر آپ-002-500000

فون: 040 - 24415194

بچوں کی تعلیمی نشوونما والدین کی ذمہ داریاں

آگے چل کر اور مضبوطی کے ساتھ رونما ہوتے ہیں۔

خاندان کی کشیدگی، والدین کے اختلافات، جذباتی خرابی، دباؤ وغیرہ سے طلبائیِ حوصلی کامیابی میں کمزور ہو سکتے ہیں۔ ان کی عادتیں اور روایات خراب ہو سکتی ہیں، بچپن میں ہی افرادگی آسکتی ہے۔ اس کے علاوہ اور بہت سی دوسری پریشانیاں ان کی زندگی کے راستے میں حائل ہو سکتی ہیں۔ والدین اپنے بچوں کو بھیں

والدین کو اپنے بچے کی مختلف ضروریات پر توجہ دینا لازمی ہے۔ بچہ بھی وقت، جسمانی، جذباتی، اخلاقی اور دانشورانہ ضرورتیں اور مطالبات رکھتے ہیں، یہ بھی ان کے لیے ضروری ہیں، کسی ایک ضرورت پر زیادہ توجہ مرکوز کرنا نہ صرف نشوونما میں تو ازاں خراب کرے گا بلکہ اس سے دوسرا سے پہلو کی نشوونما پر بھی براثر پڑے گا۔ کچھ والدین طالب علم کی جسمانی نشوونما، کچھ والدین اخلاقی نشوونما اور کچھ دانشورانہ صلاحیتوں کو فوکیت دیتے ہیں جس سے طالب علم کی دوسری اہم ضرورتیں نظر انداز ہو جاتی ہیں۔ آئیے اب ہم دیکھتے ہیں کہ والدین کو کیا کرنا چاہیے کہ طالب علم کی نشوونما کی تمام ضرورتیں اور مطالبات پورے ہو سکیں۔

(1) جسمانی ضرورتیں (Physical Needs):

طالبا کی جسمانی ضرورتوں میں والدین کو پرسکون نہیں، صحت مند دشواریوں سے بچاسکتے ہیں اگر یہ مسائل اس عمر میں حل نہیں کیے جاتے تو

ایک اہم مرحلہ تسلیم کیا جاتا ہے، یہ مرحلہ ہی طالب علم کی تکمیل نشوونما کی بنیاد ہے اور بچپن کے بعد کی تمام ترنشوونما اس بنیادی عمل پر ہی محصر کرتی ہے۔ اس وقت وقتی، جسمانی، شعوری، سماجی، جذباتی نشوونما اور بالیدگی تیزی سے ہوتی ہے، طالب علم کی یہ تمام صلاحیتوں ایک خاندان میں ہی رہ کر پروان چڑھتی ہیں، جس میں پیارہ محبت، شفقت کے ساتھ ساتھ جسمانی مذہ،

ماں کی گود میں سلامتی کا احساس، یقین اور صحت مندانہ ماہول شامل رہتے ہیں، جو آخری وقت تک کامیابی اور صحت کی عکاسی کرتے رہتے ہیں۔ والدین کا آپسی پیار و محبت یا انفرت کا ماہول طلباء کے اوپر شبیت یا اپنی اڑڑا ہے اور طلباء کی مختلف صلاحیتوں پر اڑانداز ہوتا ہے۔ اس لیے کہا جاسکتا ہے کہ ایک خاندانی ماہول طالب علم کی نشوونما میں اہم روول ادا کرتا ہے اگرچہ اسکوں بھی ایک محروم دوڑا ہے میں رہ کر کام کرتا ہے اور ان مسئللوں کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے جو والدین کی لاپرواٹی سے پیدا ہوتے ہیں مگر اسکوں میں ایک حد تک ہی طالب علم کی نشوونما کو پروان چڑھایا جاسکتا ہے۔ اسکوں بھی طلباء کی شبیت نشوونما کے لیے طالب علم کے گھر کے ماہول کی طرف پر امید نظریوں سے دیکھتے ہیں۔ اگر والدین اپنے بچوں کے لیے قدرمند ہوں

بچوں کا ترقیاتی تصور رکھتے ہوں تو طالب علم کے سامنے آنے والی بہت سی دشواریوں سے بچاسکتے ہیں اگر یہ مسائل اس عمر میں حل نہیں کیے جاتے تو

نمایا جیزی سے ہوگی۔ اگر بچہ کو ہر وقت تنقید کا نشانہ بنایا جائے تو اس کی فطری تعلیقی صلاحیت ختم ہونے لگتی ہے اور وہ اپنے والدین پر فحص کرنے لگتا ہے۔ مختلف تحقیقات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جو بچے اپنے والدین سے اچھے تعلقات قائم رکھتے ہیں وہ دانشورانہ صلاحیتوں میں اچھے ہوتے ہیں۔

(3) بچوں کی سماجی و جذباتی ضرورتیں اور مطالبات بچوں کی سماجی و جذباتی ضرورتیں اور مطالبات کو اکثر انداز کیا جاتا ہے، ان کی ضرورتوں اور مطالبات کو والدین اگر سمجھیں، ان کی حوصل افزائی کریں اور جسمانی و جذباتی طریقے سے ان کے قریب رہنا نہیں بھولیں تو بچہ خاص کر چھوٹے بچے اپنے آپ کو محفوظ رکھتے ہیں۔ چھوٹے بچے اپنے والدین کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہتے ہیں، وہ جب بھی خوف زدہ، کشیدگی یا کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے ہیں تو اپنے والدین کی طرف مدد حاصل کرنے کے لیے دوڑتے ہیں۔ والدین کو ان کی مدد حاصلی، جذباتی اور جسمانی طور پر کرنی چاہیے، مگر دیکھایے گیا ہے کہ والدین بچے کو نظر انداز کرتے ہیں اور اس ضرورت کی طرف تجھیں اپنے جب وہ چڑچاہوچکا ہوتا ہے۔ یہ علاوہ میں ظاہر کرتی ہیں کہ بچے کی نشوونماجی اور مناسب طریقے سے نہیں ہو پارتی ہے۔

والدین کو حالات کو قابو سے باہر ہونے سے پہلے ہی اپنی توجہ بچے کی طرف مرکوز کرنی چاہیے اور بچے کو یہ احساس دلاتا چاہیے کہ اس کے والدین اس کی حمایت میں کھڑے ہیں۔ اگر بچے کی عادت چارخانہ ہوں تو اس کو فوراً سمجھنا ہوگا، کبھی کبھی والدین اپنی صرفوفیت کی وجہ سے بچے کو اکیل چھوڑ دیتے ہیں اور تو جنہیں دیتے ہیں ایسے بچے کبھی کبھی سمجھدہ امر ارض میں بنتا ہو سکتے ہیں جو بچے پانچ سے چھ سال کے ہوتے ہیں وہ اگر جذباتی طور پر صحت مند ہوں تو وہ اس قابل ہو سکتے ہیں کہ والدین سے کچھ وقت کے لیے دورہ میں مگر زیادہ چھوٹے بچے اپنے والدین کے قریب ہی رہنا پسند کریں گے۔ اگر کوئی بچہ گھر سے اسکوں میں بچھ طریقے سے منتقل نہیں کر پاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ کسی نہ کسی بات سے خوف زدہ ہے جو اس کے گھر کے ماحول سے تعلق رکھتی ہیں اور بچے اپنے والدین کا ساتھ چاہتا ہے۔ بچے کی ضرورتیں اپنے خاندان سے نکل کر دوستوں، سماج اور معاشرے کے مختلف دائروں تک پھیلانے کی ہوتی ہیں، دوستوں کے ساتھ بچوں کے تعلق بہت اہم ہوتے ہیں۔

والدین اور بچوں کے تعلقات
بچے اور والدین کے درمیان تعلقات والدین کے تصورات پر مبنی

لامطی، غلط فہمی اور بہت زیادہ پیار محبت کی وجہ سے اس جسمانی ضرورت پر پوری توجہ مرکوز نہیں کر پاتے۔ کم کھانے، کم کھیلنے اور کم آرام کرنے کی عادتوں سے جسمانی نشوونما دیر سے ہوگی اور صحت سے تعلق رکھتے ہوئے مسائل طلباء پر غالب آجائیں گے، ان بے ضابطگیوں سے طالب علم کے اندر روزمرہ کی زندگی میں ناٹھی اور غیر مدارانہ روابط شامل ہو جائے گی۔

طالب علم سے ہر کام تیزی سے پورا کرنے کی توقع کی جاتی ہے مگر اس سے طالب علم کے اندر غیر سلامتی، خود اعتمادی کی کمی، غصہ اور چڑچاہنہ بین پیدا ہو گا۔ اس لیے طالب علم کی جسمانی ضرورتوں کو سمجھنا ضروری ہے، خاص طور پر بچپن اور نو بلوغیت کی عمر میں، تاکہ تم ان ضرورتوں کو مناسب طریقے سے پورا کر سکیں یا ان میں ثابت بدلاو لاسکیں۔

(2) دانشورانہ ضرورتیں

چھوٹے بچوں کی دانشورانہ صلاحیتوں اپنے اور گرد کے ماحول کو سمجھنے اور اس میں مختلف طریقے سے حصہ لینے سے پیدا ہوتی ہیں جس سے وہ کچھ لفظ اور رانگ زبان سمجھتے ہیں اور والدین سے زبان کو مشق کرنے کی ترغیب حاصل کرتے ہیں۔ بچے جب ہر بڑے ہو جاتے ہیں تو ان کے اندر اعلیٰ درجے کا دانشورانہ سحس اور دریافت کرنے کا شوق پروان چڑھتا ہے جس کو یہ طلباء نہ صرف اسکوئی مضامین سے بلکہ دوسرا مختلف کتابوں اور میگزین رسائلوں وغیرہ کے ساتھ ساتھ اسکوی ماحول، دوستوں کے ساتھ چاولہ، خیال اور اساتذہ کی رہنمائی سے حاصل کرتے ہیں۔ والدین کو اپنے طلباء کو اور گرد کے ماحول، معاشرے اور دنیا کو جانے سمجھنے سے نہیں روکنا چاہیے، تاہم طالب علم کو مختلف کارکردگیوں چیزیں کتابوں کا مطالعہ، تعلیمی دورے، دلچسپ و ایجاد، مختلف تفریبیوں اور معاشرے کے معزز لاؤگوں کی صحبت کے موقع فراہم کرنے چاہیے۔ جب ان کاموں میں طلباء کی دلچسپی قائم ہوگی اور ان کو موقع حاصل ہوں گے تو ان کو ایسی صلاحیتوں ظاہر کرنے کا موقع بھی حاصل ہو گا جس سے وہ حوصلہ افراد ہو سکیں گے۔ اس لیے والدین کو چاہیے کہ اگر طالب علم کوئی دلیگ کام کر رہا ہے تو اسے نہ روکیں اور اس کی دل تھنی نہ کریں۔ بچے اس وقت مختلف حالات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ماحول کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کی کوشش کرتے ہیں، جب وہ کسی کارکردگی میں فضیلت حاصل کر لیتے ہیں تو انہیں خوشی حاصل ہوتی ہے اور وہ اس کو جاری رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لیے والدین کو اپنے بچے کی حوصلہ افرادی اور مدد کرنی چاہیے جس سے وہ ماحول کو سمجھ سکیں اس سے ہم آہنگ ہو سکیں اور تسلی مہارتوں حاصل کر سکیں۔ ان سے طلباء کی تعلیمتوں اور صلاحیتوں کے ساتھ ساتھ ان کی دانشورانہ صلاحیتوں کی نشوو

کو معاف کر دیتے ہیں مگر وہ سمجھیدہ مکالوں میں اپنے رخ پر سمجھیدگی سے قائم رہتے ہیں۔

(3) اجازت لینے والے والدین (Permissive Parents)

بہت سے ماں باپ سوچتے ہیں کہ بچت بہت تیزی سے اپنی نشوونما کرے گا جب آپ بچے کو اس کے حال پر چھوڑ دیں اور کم سے کم مداخلات کریں۔ اس طرح کے والدین اپنی کوئی بات بچوں پر نہیں تھوتے، اس کے راست میں بھی نہیں آتے اور نہ ہی اس کی رہنمائی کرنے کی کوشش کرتے ہیں بس اس کے جائز و ناجائز مطالبات پرے کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح کے کروارہ لوگ بمحابت ہیں جن کے پاس وقت کی کمی یا پھر وہ ذاتی الہیت نہ رکھتے ہوں اور بچے کو ماحرکتی ہوں، ان وجوہات سے بچے

لاپرواہی کا شکار ہو جاتے ہیں پھر کروارہ والدین اپنے کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور وہ صرف بچوں کی ضرورتیں پوری کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور یہ بچے کے لیے جو کر رہے ہیں وہ اس کے لیے سب سے اچھا ہے اور بچے کو صرف ہمارے حکم کی پابندی کرے، وہ بچے کی پوری زندگی کے اوپر اپنا حق سمجھتے ہیں اور بچے کی ہر کارکردگی میں پڑھنے لکھنے، کھینچنے کو دنے اور بچے کے ذاتی معمول میں مداخلت کرتے رہتے ہیں، ہر کام کو منع کرتے ہیں یا پھر بہت کم وقت میبا کرواتے ہیں اور والدین یہ بھی ملے کرتے ہیں کہ بچے کیا پہنسیں، کیا کھائیں اور کن دوستوں کے ساتھ صحبت اختیار کرے۔ وہ بچے سے بھی صلاح یا مذورہ حاصل نہیں کرتے، جب کبھی وہ بچے سے رائے لیتے ہیں تو اس کی دلچسپی جانے کے لیے نہیں بلکہ یہ دیکھنے کے لیے رائے لیتے ہیں کہیں بچے سے کوئی غلطی تو سرزد نہیں ہوئی ہے۔

(1) حکمران والدین (Authoritarian Parents)

حکمران والدین آمرانہ نظریہ رکھتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم بچے کے لیے جو کر رہے ہیں وہ اس کے لیے سب سے اچھا ہے اور بچے کو صرف ہمارے آزادی کرے، وہ بچے کی پوری زندگی کے اوپر اپنا حق سمجھتے ہیں اور بچے کی ہر کارکردگی میں پڑھنے لکھنے، کھینچنے کو دنے اور بچے کے ذاتی معمول میں مداخلت کرتے رہتے ہیں، ہر کام کو منع کرتے ہیں یا

(2) جمہوری نظریہ کے والدین (Democratic Parent)

بہت سے جمہوری نظریہ کے والدین اس نظریہ کے مطابق اپنے بچوں کو کامیابی دلاتے ہیں۔ یہ والدین اپنے بچوں کے ساتھ فحصلہ سازی میں، بات چیت و نماکرات کرنے میں اور تبادلہ خیال کرنے میں اور بچے کے ساتھ تعلقات قائم رکھنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ تاہم والدین کو اپنے بچے کے ساتھ بات چیت، تبادلہ خیالات و نماکرات کرنے کے لیے اپنے آپ کو تیار کھانا پاہیے، وہ اپنے بچے کی طاقتور صلاحیتوں کو سمجھتے ہیں مدد کریں اور بچے کو کسی پیشہ کی طرف رجحان پیدا کر اس کو حاصل کرنے کی رہنمائی کریں۔ مگر اس وقت حالات بہت خراب ہو جاتے ہیں جب تبادلہ خیال کے دوران بچے یا والدین اپنا صبر و قتل کھو دیتے ہیں، اپنی بات کو صحیح ثابت کرنے کے لیے بے ضد ہو جاتے ہیں اور عصس کرتے ہیں۔ جمہوری نظریہ کے والدین بہت صبر و قتل سے کام لیتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی غلطیوں

تھیں کی ذمہ داری میں ایک کروار کے طور پر نظر آتا ہے۔ یہ سمجھی پہلو خاندان
 ☆ اگر کسی مسئلے پر بچے قائم رہنے کی کوشش کرتے ہیں، خدمت کرتے
 ہیں تو اس پر جادو لہ خیال کرنا بند کردیں چونکہ نوجوان بچے چاہے وہ لڑکا ہو یا
 لڑکی اس مسئلے پر زیادہ بات کرنے سے بڑے گا ہی۔
 ☆ اگر بچوں کے ساتھ مسلمانوں کا حل خاندان میں نہ مل رہا ہو تو
 کسی معزز بزرگ سے یا پھر کسی پیشہ و مشیر سے بات کریں۔
 نوجوان بچوں کے مسئلے میں بچوں کی چند باتیں افرافی، غصہ،
 آوارہ گردی، جنس سے تعلق رکھتی ہوئی ضرورتیں، سماجی روایات، ان کے
 جسم اور پیشہ سے تعلق رکھتے ہوئے تجھ و شہابات اور تشویش کو شامل رکھنا
 ضروری ہوتا ہے۔ قدیم زمانے سے لے کر اب تک ان باتوں پر والدین
 اور بچوں کے بچ تازعہ بنا رہتا ہے اگر تھوڑے سے صبر و تحمل سے بات کی
 جائے تو سمجھی مسائل حل ہو سکتے ہیں۔ مگر ایسے مسائل اکثر بڑے جاتے ہیں
 چونکہ والدین کو اپنے بچے کے بارے میں بے چینی اور خوف بنا رہتا ہے کہ
 وہ اس نوجوانی کی عمر میں کوئی غلط کام یا قدم نہ لے۔ اس لیے پہلا قدم
 تسلی رکھنا ہے اور زیادہ بے چین نہیں ہوتا ہے۔
 والدین بچوں کی حوصلہ افزائی کریں اور ترقی کی سہیتیں فراہم
 کریں

بچے اپنے آس پاس کے ماحول اور جیزوں کو تلاش کرنے، مختلف
 صلاحیتوں کو پہنانے اور سیکھنے کے لیے فرنی طور پر حوصلہ افزائی ہوتے
 ہیں۔ تاہم جب خاندان کے بڑے اور معزز بزرگ یا والدین ان کو ہر کام
 میں روک لوں، بخخت روایات اختیار کرتے ہیں اور یہ کام کرو، یہ مت کرو
 وغیرہ سے بچوں میں فطری سیکھنے کے عمل کی خوشی کم ہو جاتی ہے۔ جب
 والدین بچے کو سیکھنے میں اپنے طریقہ اور اپنی رفتار تھوپنا چاہتے ہیں تو بچے
 کشیدگی کا شکار ہو جاتے ہیں اور ان کی دلچسپی کم ہوتی جاتی ہے۔ مثال کے
 طور پر ایک طالب علم ریاضی میں اچھی کارکردگی پیش نہیں کر رہا ہے مگر وہ
 لگاتار اس پر وقت صرف کر رہا ہے کہ وہ اپنی کارکردگی کو بنا کی مدد کے
 سدھار لے جس سے اس کا ذرا اس مضمون سے دور ہو جائے۔ مگر والدین
 بھی اسے بار بار پریشان کر رہے ہیں اور تھیڈ کرتے ہیں کہ صرف ریاضی
 یہ پڑھتے رہتے ہو باتی مضمون کا کیا ہو گا؟ تو طالب علم اپنی کمزوریوں کی
 تعلیمی کامیابیوں اور صلاحیتوں کی وجہ سے کشیدگی میں آجائے گا۔

اگر والدین کے رویے کی وجہ سے بچے میں کشیدگی آتی ہے تو وہ
 حوصلہ افزائی نہیں ہو سکتا۔ نشوونما اور ترقی تب ہوتی ہے جب بچہ حوصلہ
 افزائی کے ساتھ کوئی کام کرتا ہے۔ بچے کو حوصلہ فراہم کر کے ہم تعلیم، پیش،

بننے کی ذمہ داری میں ایک کروار کے طور پر نظر آتا ہے۔ یہ سمجھی پہلو خاندان
 کے ماحول پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ تاہم خاندان کے سمجھی فروایک دوسرو
 سے محبت کرتے ہیں اور سب سے پہلے وہ خاندان کے ماحول کو خوٹکوار
 بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ خاندان میں خوٹکوار ماحول قائم کرنے کا عمل
 والدین کے آپسی ازدواجی زندگی کے تعلقات، والدین کے گھر کے بچوں
 کے ساتھ تعلقات سے شروع ہوتا ہے۔ معیاری خاندانی زندگی میں ثابت
 تعلقات، پیار و محبت، عزت اور آپسی مواصلات شامل رہتے ہیں۔ کشیدگی
 میں جذابہ، غصہ، غلط بحث، چاچے والدین بچوں کی نہ تو حوصلہ افزائی میں
 کر سکتے ہیں اور نہ ہی بچوں کو حفظ اور خود اعتمادی حاصل کرو سکتے ہیں۔
 والدین کو آپس میں بے کار بحث نہیں کرنی چاہیے اور والدین کو ایک دوسرے
 کو ثابت خاندانی ماحول تعمیر کرنے کے لیے تھیں اور ایک دوسرے پر تہمت
 نہیں لگائی چاہیے۔ ایک باشور والدین وجہہ ذلیل طریقہ سے اپنی زندگی
 شروع کرتے ہیں جس سے بچوں کو ایک ثابت ماحول فراہم کیا جائے۔

☆ اول۔ سب سے پہلے اپنے تسلی طریقہ اور نوعیت کو پہچانیں
 اور اگر ضرورت ہو تو اپنے آپ کو درست کریں۔ آپ اپنی تسلیل کیجیے کہ
 اس میں تھیڈ کی جگہ ہی نہ رہے اس کروار کو اپنائیے جو آپ اپنے رول ماذل
 میں دیکھتا چاہتے ہیں، یاد رکھیں اس کے علاوہ کوئی دوسرا راست نہیں۔ اگر
 ہو سکے تو اپنی خود کی تھیڈ سے ان کیوں کو دوڑ کر اپنی حوصلہ افزائی خود کریں۔
 خاندان کے ماحول کو محنت مند بنانے کے لیے آپ کو اپنی شریک حیات اور
 شریک حیات کو آپ کے ساتھ اچھے تعلقات قائم کرنے ہوں گے۔

☆ بچوں کے ہر مسئلے کی وجہ اور بیانات کرنا اور اس مسئلے سے
 تعلق رکھتے ہوئے سمجھی پہلوؤں پر غور کرتے ہوئے سمجھی لوگوں سے بات
 چیت کریں۔ بچوں کے استاد سے تبادلہ خیال کریں، بچوں کا معمول
 دیکھیں اور ان کے معمول میں ثابت تہذیلی لانے کی کوشش کریں۔

☆ بچوں کی ہر وقت تھیڈ کریں، ملکہ صبر و تحمل کے ساتھ بچوں کی
 آمادگی اور حوصلہ افزائی کرنے کی کوشش کریں۔

☆ اگر ضرورت ہو تو اپنا معمول بھی دیکھیں، بچوں کے ساتھ وقت
 صرف کریں جب وہ مطالعہ کر رہا ہو تو جسمانی اور چند باتی طور پر اس کے
 ساتھ شامل ہوں۔

☆ بچے کی دلچسپی کو تلاش کریں، بنا تھیڈ کے بچے کی سوچ کے
 ساتھ شامل ہوں اور اس کی حوصلہ افزائی کریں۔

☆ بچے کے دوستوں اور ساتھیوں کو پہچھیں اور ان دوستوں کے
 کارناموں کے بارے میں بچے سے بات کریں مگر ان دوستوں کے اوپر

صلاحتیوں میں یقین نہیں رکھتے۔

ایک اور بات ان والدین کے لیے جو بچوں کا ضرورت سے زیادہ خیال رکھتے ہیں، ان والدین کو اپنے بچوں کا دوسرا بچوں سے مقابلہ اور محسوس کرے۔ کشیدگی میں بجا، حوصلہ تکن اور مسترد پنج ذمداری اور کام دونوں سے ہی منہ چراتے ہیں۔ یہ والدین کی محبت و شفقت ہی ہے کہ پنج اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تاہم کبھی ماں باپ اپنے بچوں سے آپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں، آپنے ہم خود کریں کہ والدین کو کیا کرنا چاہیے؟ اور کیا نہیں؟ جس سے بچوں کی تعلیمی، معاشرتی اور پیشووران فلاح ہو سکے۔

اس سے ان بچوں کے اندر مایوسی، کشیدگی اور دشمنی وغیرہ بیدا ہو

سکتی ہے اور بچوں کی تعلیمی کامیابیاں خراب ہو سکتی ہیں چونکہ وہ احساس کمتری، حوصلہ دشمنی اور کشیدگی میں جلا ہیں۔ جب بھی والدین اپنے بچوں کی تعلیمی کامیابیوں میں کمی محسوس کریں تو وہ پنج کی مدد اور حوصلہ افزائی کر کے پنج کی کشیدگی کو کم کریں اور پنج کو اس کی صلاحیتوں اور کمزوریوں کو بتا کر اس کی پسند کے مضمین کے لیے کوشش نہیں کرتے چونکہ ان کے سامنے کبھی بھی تو جوان کامیابی کے لیے کوشش نہیں کرتے چونکہ ان کے سامنے کوئی حدف نہیں ہوتا۔ تمام بچوں کی شخصیت ایک سی نہیں ہوتی، کچھ پنج آٹھویں اور نوویں جماعت میں ہی اپنے مضمین کو پیش کی تو عیت کے اعتبار سے خود ہی طلاش کر لیتے ہیں اور اس کی طرف گامزن ہو جاتے ہیں۔ جبکہ بہت سے اپنی پسند و رجہ گیارہ بارہ تک بھی ظاہر نہیں کر پاتے یہ پنج عام طور پر تعلیمی کامیابیوں میں کمزور ہوتے ہیں۔ والدین کو پنج کی اصل صلاحیتوں کو پہچان کر اس کی رہنمائی کرنی چاہیے اور اس کی صلاحیتوں اور پسند کے اعتبار سے مضمین کو کسی پیشہ سے ربط قائم کر اس کی طرف مائل کرنا چاہیے۔

(2) پیشوورانہ ترقی

بچوں کی پیشوورانہ ترقی کے تعلق سے عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ یہ پیش رفت یا تو اسکوں یا پھر کائی کی پڑھائی ختم ہونے کے وقت کی جاتی ہے۔ مگر یہ صرف پیشوورانہ رفت یا پسند نہیں ہے تاہم اس میں علم، قابلیت، مہارتیں، سائنسی خیالات، درس و مدرسی وغیرہ شامل رہتے ہیں جس میں مضمین اور پیش کے ساتھ پچ کی دلچسپی، روایات اور رحمات کبھی شامل رہتے ہیں۔ پنج اپنی دلچسپی اور صلاحیتوں کا مظاہرہ اپنی کارکردگیوں سے ظاہر کرتے ہیں، طلباء اگر کسی مضمون میں کمزور ہوتے ہیں تو ان کی کارکردگیوں میں کوئی حصہ اور دلچسپی نہیں دکھاتے اور اپنی دلچسپی کو غیر و واضح رکھتے ہیں اس وجہ سے ان کی پیشوورانہ پسندی مختلف تعلیمی مرافق میں غیر

سمانی، جذباتی و اخلاقی مہاراتوں اور جسمانی وہنی مخت مثبت کے لیے پنج کا ثابت نظر یہ قائم کر کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ طلباء کی نشوونما تیزی سے اس وقت عمل میں آتی ہے جب پنج اپنے آپ کو مطمئن، محفوظ اور خوش محسوس کرے۔ کشیدگی میں بجا، حوصلہ تکن اور مسترد پنج ذمداری اور کام دونوں سے ہی منہ چراتے ہیں۔ یہ والدین کی محبت و شفقت ہی ہے کہ پنج اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ تاہم کبھی ماں باپ اپنے بچوں سے محبت کرتے ہیں، آپنے ہم خود کریں کہ والدین کو کیا کرنا چاہیے؟ اور کیا نہیں؟ جس سے بچوں کی تعلیمی، معاشرتی اور پیشووران فلاح ہو سکے۔

(1) تعلیمی نشوونما

کسی بھی کام کو کرنے کے لیے اگر حوصلہ افزائی ہو تو اس میں کامیابی کا تجربہ حاصل ہوتا ہے، خوشی کا احساس ہوتا ہے اور جن کا کارکردگیوں کے لیے حوصلہ افزائی ملے تو ان کو کرنے سے اطمینان اور صلاحیتوں کے ساتھ چاری رکھنے کی تقویت بھی حاصل ہوتی ہے۔ پنج ان کا کارکردگیوں کو کرنا پسند نہیں کرتے جس میں وہ پہلے کام ہو پچھے ہوتے ہیں یا پھر ان کی نظر میں یہ کام بہت مشکل ہوا اور آسانی سے پورا نہ کیا جاسکے ایسے کاموں سے پنج کنارہ کشی اختیار کرتے ہیں، والدین کے سامنے یہ ایک بڑا مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ کس طرح ان مشکل کاموں کو بچوں سے کروائیں، اس کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ بچوں کو حوصلہ افزائی اور تقویت فراہم کی جائے جس سے وہ کامیابی حاصل کر سکیں۔ والدین کو ان پر زیادہ دباؤ نہیں ڈالتا چاہیے اور مشکل کام کو جھوٹے جھوٹے حصول میں تقسیم کر پنج کو کام شروع کرنے کی تلقین کی جائی چاہیے، جس سے پنج اس کام کو آسانی سے پورا کر لیں اور مطمئن ہو جائیں۔ بعد میں جب پنج ان کاموں کو کرنے میں مہارت حاصل کر لیں تو والدین ان کی خواہشات کی بیانات پر ان کے سامنے ایک حدف مقرر کر سکتے ہیں۔

کیا ہوتا اگر افسانہ کا خیال رکھنے والی اس کی ماں اس کے پاس نہیں ہوتی۔ والدین کو یہ دیکھنا چاہیے کہ بنا کسی وجہ کے وہ اپنے پنج کو تعلیمی کامیابی کے لیے نہ رکھیں تو کیس۔ اگر وہ محسوس کریں کہ پنج کی اسکول کی کارکردگی اچھی نہیں آرہی ہے تو اسکول کے نجیس سے اس موضوع پر بات کریں اور گھر کے ماحول اور اپنے موقف کے ساتھ پورے مے ماحول کا جائزہ لیں اور پنج کی خراب کارکردگی کی وجہ طلاش کریں اور تقدیدی زاویہ میں اپنی تشویش ظاہر کریں۔ والدین اگر پنج کی رہنمائی اور مدد کرتے ہیں تو بچوں کی نظر میں یہ پیار محبت دکھاتا ہے۔ مگر ضرورت سے زیادہ طفل اندمازی سے پنج سمجھتا ہے کہ وہ نا اہل اور ناقابل ہے اور اس کے والدین اس کی

رکھیں کہ جو آپ روزمرہ، صحیح و شام اپنی زندگی کو پر سکون بنانے کے لیے مخت
اور مشقت کر رہے ہیں اس پر سکون ماحول میں بچوں کی کامیاب زندگی کا
ایک گوشہ حیات بھی شامل ہے جو آپ کو آخری سانس تک خوشنوری فراہم
کرتا رہے گا۔

References:

- Ansari, T. A. (2016) "Taleem me rahnumayi awr mashawarat", Arshia Publication, New Delhi.
- Zorufi, M. (2001). Study of the Relationship between Family Structure and Behavior Disorders, M.A. thesis: Islamic Azad University.
- Agarwal J. C. (1985) Educational Vocational Guidance and Counselling, Doaba House New Delhi.
- <http://teaching.monster.com/benefits/articles/9762-how-teachers-can-work-with-5-difficult-types-of-parents?page=2>
- Musavi, A. (2004). Functional Family Therapy, Tehran: Al-Zahra University Publications.
- Ansari, T. A. (2018) "Taleem me rahnumayi awr mashawarat ke nafsiyatni pehloo" Noor Publication, New Delhi.
- Wilder , El. & Watt , TT. (2002). Risky parental behavior and adolescent sexual Activity at first coitus. Milbank Quarterly. 80 , 481 – 524.
- Small , S. A; & Luster , T .(1994). Social information processing factors in reactive and proactive Aggression in children , speer gurops. Journal of personality and Social Psychology.82, 835 – 848.

□□□

Dr. Mohd. Talib Ather Ansari
Assistant Professor
17-4-297/1, 11nd Floor,
Naheed Mansion Teachers Colony
Gumpa Road Bidar-585403 Karnataka

واضح رہتی ہیں۔ والدین کو ہر حالت میں بچوں سے بات کرنی چاہیے اور ان کی حوصلہ افزائی ان کی پسند اور ناپسند کے اعتبار سے کرنی چاہیے۔ والدین کو مختلف کارکردگیوں سے بچے کو نہیں روکنا چاہیے چونکہ یہی کارکردگیاں طلب کی پختہ و پچھی کی عکاسی کرتی ہیں۔

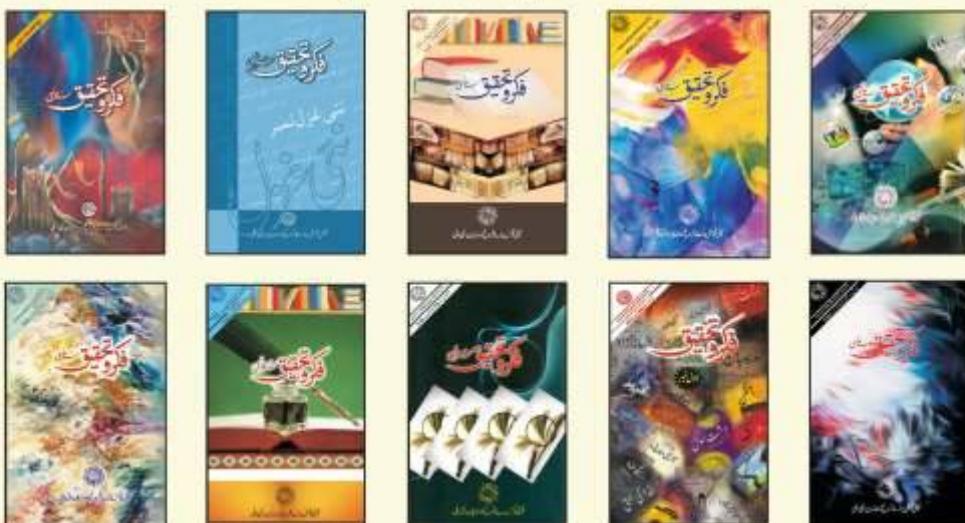
(3) جذباتی و اخلاقی نشوونما

اکثر والدین بچوں کی نشوونما میں تعصی اور پیشہ ورانہ علاقوں پر زیادہ زور دیتے ہیں۔ تعصی نشوونما سے ایک پیشہ حاصل کرنے کی طرف قدم بڑھایا جاسکتا ہے اس پیشہ میں آگے بڑھا جاسکتا ہے ان کی سماجی، جذباتی و اخلاقی نشوونما بھی کی جاسکتی ہے مگر پھر بھی والدین کو دیکھنا چاہیے کہ بچے کی اخلاقی وجذباتی نشوونما پوری مقدار میں ہو رہی ہے یا نہیں، جس سے پچھے ایک ذمہ دار سماجی شخصیت کا کردار حاصل کر رہا ہے یا نہیں؟ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ بچوں کو پیمار، محبت اور شفقت سے پیش آتا چاہیے، اُخیں گھر کے مختلف کاموں، تقریبیوں میں شامل کروانا چاہیے اور تم مگر کے پچھے فیصلوں میں بھی اُخیں شامل کر سکتے ہیں اگر وہ ان کاموں میں غلطی کریں تو اس کے اوپر نظر رکھنی چاہیے اور پچھے کی کارکردگیوں کو دل سے قبول کرنا چاہیے، قبولیت کاروباری بچوں کی منفرد خصوصیات اور صلاحیت کے ساتھ ساتھ ان میں موجود کیوں کو بھی پہچان لیتا ہے۔ جو بچے والدین کے ساتھ پیار و محبت کے ماحول میں رہتے ہیں، ان کی صلاحیتوں کو قبول کیا جاتا ہے اور وادھیں دی جاتی ہے تو بنیجے اپنی کیوں کو حلاش کر ان کو بھج کر اس سے باہر آنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اسی پیشہ کی قبولیت اور مسلموں کے تعلق سے تبادلہ خیال، پریشانی، تازع کا موضوع، اختلافات وغیرہ پر بالغ بچوں سے بات کرنے سے ان کے رویے میں پہنچنی آتی ہے مگر والدین کو سب سے پہلے بچوں کے ساتھ صبر و تحمل کے ساتھ تعلق قائم رکھنا والدین کی ذمہ داری ہے یہ ان کی طاقتیوں کو بڑھاتا ہے اور جذباتی نشوونما میں بھی مدد کرتا ہے۔ اس طرح کی روایات سے والدین بنا رکی طور پر اخلاقی تعلیم سے بنی بچے کی جذباتی اور اخلاقی نشوونما کر سکتے ہیں۔

درج بالا بحث سے ہم یہ نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ اگر ہم بچوں کے ساتھ اپنا وقت صرف کرتے ہیں، بہت ماحول قائم رکھتے ہیں اور قدم در قدم بچوں کی مدد کے لیے تیار رہتے ہیں تو ہم اپنے بچوں کی تعصی، پیشہ ورانہ اور اخلاقی نشوونما کر سکتے ہیں جو کہ بچے کے حال اور مستقبل کو حفظ کرے گی چونکہ بچے والدین کی ان تمام باتوں، کوششوں اور کاموں کو یہی شید یاد رکھتے ہیں اور جب بھی کوئی مشکل ان کے راستے میں حائل ہوتی ہے ہماری یہ نشوونما، نسبتیں اور طریقہ کار بچوں کے راستے کو ہموار کرتے ہیں۔ والدین یاد



اردو زبان میں علم و آگہی کا معتبر ادبی جریدہ



قومی اردو کنسل کی منفرد پیشکش

اردو زبان و ادب سے متعلق اہم تحریری و تحقیقی موضوعات پر فکر انگیز اور تلاش جذب کو محجّ سنت دینے والے مواد کے ساتھ ہر تین ماہ بعد منتظر عام پر آنے والا نہایت سنجیدہ علمی مجلہ خود بھی پر صیص اور دروسوں کو بھی پڑھنے کا مشورہ دیں! ہندستانی خریداروں کے لیے سالانہ قیمت: 100 روپے، فنی شمارہ: 25 روپے
(قومی اردو کنسل کی ویب سائٹ، <http://www.urducouncil.nic.in> پر بھی دستیاب)

منگانے کے لیے رابط کریں:

شعبہ فروخت: قومی کنسل برائے فروخت اردو زبان، ویسٹ بلک 8، ونگ 7، آر کے پورم، نئی دہلی-110066
E-mail.: ncpusaleunit@gmail.com, sales@ncpul.in • فون: 011-26108159, 011-26109746